رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۵

REGISTERD No. A. 785



Lucknow

قیمت فی پرچہ

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردانِ مدارس کے ساتھ بشرطِ تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی طلبہ سے سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ محصولات کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظرافت پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کرسکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب یا مذاق کے موافق معلوم ہوں تو تیسرے ہفتے کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ الخیر بالسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور و یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبانِ مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرائیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گپ ہو جاتا ہے لیکن ہمیشہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دولتخانے پر نیازمند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط او منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف

[illegible]

سید قاسم حسین

دفتر اخبار اودھ

"لطف حیات" کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ مفصل اشتہار صفحہ ۱۰ و ۱۱ کے درمیان تختی میں ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۳ نمبر ۹

مضامین

(ابتدا ۲۴ فروری سنہ ۱۹۲۸ء)
(اختتام ۳ مارچ سنہ ۱۹۲۸ء)

کانگریس کا خیال

گئے سائمن کمیشن یک زبان احتجاج میں
[illegible] سابق شدہ [illegible] جائے میں
[illegible] جائے طلب [illegible]
والے [illegible] کمیشن والے [illegible] سائمن

ہندوستان کا خیال

سیکنڈ شیطان [illegible] میں
[illegible] ہاتھ میں
سوئے بستی کے [illegible] انگشت [illegible]
[illegible] بستی پر [illegible] میں
[illegible]

بسنتی اور وہ بھی اخبار اودھ پنچ کے واسطے لکھی گئی ساتھ [illegible] کے

[illegible] کسی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نہیں [illegible] نقصان [illegible]
اسکی [illegible] بعض حضرات نے

مضامین کسی [illegible] رنگ [illegible] اودھ پنچ
[illegible] قرض [illegible]
[illegible]
بات آسان ہے [illegible]
سادہ کسی رنگ کا [illegible]
[illegible] بسنتی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کوئی تعلق [illegible] نہیں [illegible]
ظرافت [illegible]
[illegible]
نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں ۔
[illegible] بسنتی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] والسلام ۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بسنتی اردو ۔ [illegible]
[illegible] بسنتی [illegible]
بسنت کا [illegible] بسنتی [illegible]
خاص الخاص [illegible]
[illegible] بسنت [illegible]
[illegible] بسنتی
[illegible] بسنتی [illegible]
اپنے کے [illegible]

[illegible] بسنتی [illegible]
بسنتی [illegible] بسنت کا [illegible]
[illegible] بسنتی [illegible] بسنتی [illegible]
سارنگی [illegible] ہے ۔
آج [illegible] بالتحقیق [illegible]
[illegible] بسنتی [illegible] سارنگی [illegible]
کے خاص الخاص [illegible]
بسنتی [illegible] راگ [illegible] ۔
[illegible]
طنبورہ [illegible]
[illegible]
اس [illegible] بسنت [illegible]
[illegible] بالتحقیق [illegible]
[illegible]
[illegible] بالتحقیق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کے بالتحقیق [illegible] بسنتی [illegible]
میں اور [illegible]
تم نے [illegible] بالتحقیق [illegible]
[illegible] بسنتی [illegible]
[illegible] سارنگی [illegible]
نے [illegible]
[illegible]
خاص الخاص [illegible] بسنت [illegible]
[illegible] بسنتی [illegible] بالتحقیق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بسنتی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خاص الخاص [illegible] کے ۔
[illegible] مضمون ظرافت خیز

[illegible]

اودھ پنچ لکھنؤ کا نمبر ہوتے ہوئے ہم بھی خریدار پنچ اودھ کے خاص اس ناولسٹ ہیں اور ہوجانے کا یقین بھی ہو ہم خریدار پنچ اودھ کے لیے ساتھ کا مقبرہ پڑھو اس شعر کو۔

تب رنا آؤ کی ۱ آ جاتا ہے
تب کرکے جدھ ہوجاتا ہے

بس ختم کر دیا ہم نے بسنتی اودھ کو اور کہیں گے آئندہ تحریکی اردو۔ و ۱۹۳۰ ملاکر۔

(اودھ نگار، مختصراً، انتخاب کلام ہو رکھو)

صنعت تطویل لاطائل

یہ تو کچھ نہیں ترانی صنعت مگر اگلوں نے پست ہمتی اور بزدلی یا تنگ خیالی کی وجہ سے اس کی جانب توجہ نہیں کی بلکہ ہے کہ قدرت و استطاعت ہی نہ ہو۔ جب نواب سعادت علیخاں نواب وزیر اودھ مرحوم مسند آرائے سلطنت ہوئے تو بعض مزاج شناس مشیروں نے کہا کہ حضور کی وزارت بہت دشوار ہے اپنا وزیر انتخاب کیجیے۔ نواب نے جواب دیا چھوٹی سی جگہ ہے کوئی بڑی سلطنت نہیں وزیر کیا لوگ ہاتھ کام دیکھ بھال لینگے۔ ان ایک اچھا میر منشی درکار ہے۔
ہر کاروں کو کہا یا اور کاغذ کے تختہ پر دو چار جلی حرفوں میں لکھ کے ارشاد فرمایا کہ سب شہر بھر کے لکھے پڑھے آدمیوں کو دکھاؤ۔ جو کوئی جواب لکھے اس سے کہدو کہ جتنا بڑا سوال ہے اتنا ہی جواب لکھو ورنہ کاغذ واپس کردو۔ سوال یہ تھا۔ منشی کی ہیبت بہ منشی ہیبت اعتبار کے اشتہار اور جیکان کے سوسے اشتہار باز کی طرح ہر کارہ یہ کاغذ شہر بھر میں لیے لیے پھرا طولہ کا غذ لکھ دو دو سطروں کے جواب لوگوں نے لکھے مگر ایک ہندو بنیے کے مسلمان منشی کے سوا کسی نے نمبر کا مختصر کاغذ پر جواب لکھنے کی جرأت نہ کی منشی ہی نے تحریر کیا۔

ہے ایجاد و ترکیب۔ ایجاز ترکیب ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ منشی ایسا ہو جو مضمون زیادہ کرے یعنی فصیح الکلام مختصر الفاظ میں اپنا مطلب واضح کر دے۔
منشی جی سرکاری عہدہ دار ہو گئے جواب پسند آیا۔ ماحصل کلام یہ کہ ذخیرہ مضمون زیادہ کرے لوگ اجتناب کرتے تھے مگر اب خدا رکھے ہال کے غزل کو کوئی نظم کسی اور نظم میں اگر کبھی الفاظ سے خالی ہو تو سمجھے کہ پنڈ منشی جی درشاعر ونیا اسی بات کی قدر کرتی ہے۔ اور ہم بھی دل و دماغ سے کرتے ہیں۔
مثلاً شاعر فرماتا ہے ؎

غضب ہے مجھکو خدا صاحب نصیب کا پاس



ہمارے نزدیک کوئی ... ہے جو نہیں ہوتا ہے۔

کرو ہی ہے زندگی تیری کر تو سلم نہیں
نثر میں اس کا مطلب صرف اسقدر ہے۔
یہ تو شعار نہیں کا مانا نہیں تو سلم کیونکر ہوا۔
دوسرا شعر ہے ؎

جس سے تیرے سلطان عالم میں بھاگ رہا ہو
اسماعیل تیری نظر سے گر ادا رہ گئیں

اس کی نثر بھی مختصر ہے۔
یہ تو نے دو سلیمانی انگوٹھی کہو دی جب سے کہ بڑا عقل مند تھا۔
تیسرا شعر ہے ؎

وہ نشان جو دوبدو عشق تھا کوکب کی طرح
ہو گئی ہے اس سے اب تو آشنا تیرا نہیں

نفس مطلب یہ ہوا۔
یہ کہ مطلب کہیں ہو چکا تھا اور شعر کا مقصود نہیں
سمجھا اور شعروں کی کشاکش اٹھنے سے مالک ہے۔
چوتھا شعر ہے ؎

دیکھ تو اپنا عمل جہاں نظر آتی ہے کیا
وہ صداقت جس کی ہیبات تھی جیسے تو کہیں

صداقت جیسی دوستی کا دوسرا جیسے ہم نے دیکھا نہیں مطلب خبط ہے۔ کیا کہیں! پانچواں شعر ہے ؎

تیرے آپ کی لگ بجلی تھی جس کے واسطے
ہو وہ ہی پانی تیرے کام کا شاداب کہیں

یہ بھی چھوٹی سی بات ہے۔
بجز گردن کی جو باطل ہو تھی تیرا دل باطل ہو دل
چھٹا شعر ہے ؎

قاتل اپنے آشیاں کو کے پھر آباد کر
تمہ زن ہے طور سینی پر کلیم نکتہ چین

سرے ہی سے بے ڈھنگا پن ازخود چل رہا ہے۔ آشیاں کسی بھلے مانس کا نہیں ہوتا۔ طور یہ کلیم نکتہ چیں۔ خدا جانے آدمیوں کا عجوبہ ہے یہ سنے کی صلاح دیتا ہے یا چڑیوں کو کلیم نکتہ چیں نے سطور میں چڑیا کب اختیار کی۔ غالب بھی مشہور مختصر ذکر بھی بیکار ہے۔ تاکہ کوئی ڈر سا نہیں کہ تیرا ان لفظوں میں
خلاصہ یہ ہے۔
ہم اپنا اجڑا ہوا گھر لیکے شناس کا بیخود ہو
ان اشعار کے بعد فارسی کی نظم میں فرما یا ہوا ہے
فرماتے ہیں ؎

سرکشی با ہر کہ کردی رام او باید شدن
شعلہ ساں از ہر کجا برخاستی آنجا نشین

ترجمہ یہ ہوا۔
جس سے لڑے اسی سے مل جانا بہتر ہے جہاں سے اٹھے وہیں بیٹھو
اضافت بالکسر اور دوسرے خصائص کی وجہ سے فارسی میں ایجاز کی گنجائش بہت ہے مگر کمبخت فارسی کو نصیب کہاں کہ اردو سے بھی مات کھا گئی
اس ہنر مندی پر لوگ خدا صاحب کو داد دیتے ہیں۔ مگر وہ حصول کمال کسی محنت مشقت کا

مزاج شریف۔ حضرت ... مرحوم آج زندہ ہوتے
جو سوال کرتے اطلاع ... تو ہم ...
جواب دیتے ... وہ پوچھتے کہ شریعت
... کوئی ... مگر امید نہیں کہ
وہ آجکل سوال میں ... کا نام لیتے ایسی وہ
بھی سوال کرتے۔

دیکھا ... لکھنؤ ...
کے بارے میں کہ وہ کیا ...
اور ... نہیں کہ جو جواب ملتا۔
جواب دیتے ہیں گے ہم وہ لوگ ہو کہ ... ہیں
آشیانہ ... لکھنؤ میں ... ایام سے ...
اس ... سے جس سے کہ ... کرتے ہیں گے ہم ...
اپنی ... جو ... ہے کا
اپنی ... عبارت ... حسین داخل
کر دیے جائیں وہ الفاظ ... معنی ...
... ہو سکتا ہے کا ... قسم کی
عبارت لکھنے پر ...
... ہیں ...
... کی ... کے ساتھ ...
نہیں ہے۔"

بڑوں کی بات بڑی بات ان کا عیب بھی
... ہوتا ہے ...
جناب علامہ کے ہزاروں روحانی ...
ہیں۔ ... نہیں کہنا چاہیے کہ "اے ...
تیری جان کا اللہ نگہبان"

ادبیات اردو

... بھیگا ... "بھیگا" مرد
اور ... بھیگی ... عورت ... بھیگی"

ہولی کا استقبال

رباعیات از ہوش جو ہولی

منہ زاہد کا آیا جب ادھر میں منہ کی آئی
رات بھر ... ہی مسیح ...
منہ ہی ... آیا جو تقاضا سر پر
تب ہوا ہوش کہ اکا دیہ منہ کی آئی

دختر رز کی جو مستی میں سواری آئی
کھل گیا ... دل ... بہاری آئی
مے فروشوں نے کہا آ کے کہ ہولی ہولی
ہوش میں آئیے صاحب ... آئی

صبح ہولی ہے جستجو تیری ہے
مستوں کی زبان پہ گفتگو تیری ہے
ہر ... ہے شور تیری مستی کا
... جس کا سر ... تیری ہے

قطعہ

ایک مے نوش سے کہا میں نے
آپ کا رنگ آج کیسا ہے
بولے ... ہولی ہے
کچھ نہ پوچھو مزاج کیسا ہے

رباعیات

از ...

ساقی آ دعا ... ہے ...
دل میں ہے ساقی اپنے ہولی کی دھن
ترتیب ... آج ...
... میں جام کے ...

یہ چشم سیاہ تیری میں نے دیکھی
اور ترچھی نگاہ تیری میں نے دیکھی
... ترچھی چال
... راہ تیری میں نے دیکھی

آ دیکھ کہ گلشن میں بہار آئی ہے
کھولے ہوئے ...
ہر ... آکڑتے ہیں جو انان چمن
کس ناز سے ... سودائی ہے

حال خزاں کا ہو گیا چہرہ زرد
... کی شکل سے ... نامرد
آتے ہیں ... سرا ... اپنا
... ہم ...

ہم وہ ہیں کہ گلشن کا پلٹ دیں گے رنگ
اس ... کو بنائیں گے ...
... تن ...
اور تتلیوں کے اڑائیں گے ...

ہر گل ہے بے خار کا اک ...
دل ... کے ہے خزاں سے آمادہ جنگ
... میں ... کے سوار
اب بھاگتے ہیں خزاں کے کیا ... رنگ

کیا جانیے کل ...
ہے فصل بہار آج تو ...
... کی ...
... اس وقت ...

... سے ... ہو
... کے ... خاموشی ہو
ہولی کا ... ہے ...
رندوں کا دور خواب ... ہو

ہولی میں ... آج ساقی ...
... ہے ... سب ...
پی کر ... آج ... نشہ کے سبب
... نہ ...

جملہ قسم کے ... وغیرہ نہایت ... کارخانہ حافظ ... صاحب ... سے طلب کیجیے

اپنے یہیں وقت رز کو تجھا ساقی
مدہوشی کی زمین میں آج کو گا ساقی
کہتے ہیں جسے عیش و طرب کی دنیا
ہاں وہ ہے اس کا تھا ساقی

رندوں کے واسطے شوق بہت کہیں
تھوڑی ہی انھیں بادہ پرست کہیں
تم وارے جانے پائے خالی نہ کبھی
اک دو چلو میں ہونگے کیا مست کہیں

ساقی بنت عنب کا ہون دلدادہ
مجھکو ہر وقت جام ہو اور بادہ
کب رہتی ہے وقت کی مجھے پابندی
پینے کے لیے ہوں ہر گھڑی آمادہ

اپنی جانب اوشی سے کھینچے یہ رند
اور پہلو میں دخت رز کو بھینچے یہ رند
ہو کر بدمست بھرے عشرت سے
الفت کی کشت زار سینچے یہ رند

یہ رند کبیر اور پھگوا گاتا ہیں
اور بنت عنب کے ساتھ دل بہلاتے ہیں
جھولی میں ہوں قہقہے رواں پچکاری
آتے جاتے کو رنگ سے نہلاتے ہیں

ان آج تو کسی سے بھی بیر کا پہاڑ
دل میں ہونی کی آگ یا ہم شعلۂ دو
کھیلو ہولی گلے لو الفت کے ساتھ
ہو حب وطن کا دل میں پھرک کے ۔۔

ہو شکر ہے حب وطن کا وہ جوش
بیٹھے نہ کوئی رند گھر میں خاموش
کالا منہ کر کے دین ساری میں گدھا
پھر سر پہ حریف کے گلا میں پاپوش

کہدیں کہ کل جاری ٹولی ہے تو
واقف جو نہیں ہماری بولی ہے تو
ڈرگت بن جائے گی تری ان دنوں
گھبرائے گا پھر ہند کی ہولی ہے تو

"رندم"

نیرنگیٔ جنون

(۱) بی شادی صاحب اب تپیا، بی خفتی سی گئیں کیا سمجھ کر بسبب رہائے تعلیمی بورڈ کی تسلیم شدہ اسکول اب کسی شادی شدہ لڑکے یعنی طفل جہیز دار کو ہائی اسکول کے امتحان میں نہیں بھیج سکتا۔ ان یہ بات دوسری ہے کہ جو لائی سے پہلے اسکی شادی ہو گئی ہو جہیز دار لڑکے پرائیویٹ طور پر اگر چاہیں تو امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں وائرکٹر سررشتہ تعلیم نے اعلان کیا ہے کہ جولائی ۱۹۳۲ء سے کسی بیاہے لڑکے کو تیسرے سے دسویں درجہ تک کسی تسلیم شدہ اسکول میں بھرتی ہونے دیں۔ گویا شادی کو اصلاح تمدن میں سخت ضرورت ہے۔ یا یوں کہیے کہ شادی تعلیم کی سخت ترین ہے اور اجل جو تحریر متعلق محکمۂ تعلیم حال"

پھر تو لڑکوں کی شادی والدین کے ایما سے ہوتی ہے مگر سزا ملتی ہے غریب طالب علم کو کہ وہ بے چارہ ہے۔ شادی کیا ہوئی کہ شہریں رہنے کے حقوق تلف ہو گئے۔ اس قسم کی دست درازیاں بیچارے لڑکوں کے حقوق پر خاصا دراز انتشار ہے۔ بیچارے ٹیکس ادا کرتے ہیں مگر دادائی کے بعد فائدہ اٹھانے کا حق نہیں رکھتے جیسے کہ حضرت اپنے ذاتی مصالح سے بچوں کا حقہ منقطع کر کے چین انھیں مقدمت ہے کہ شادی کر دینے کے بعد ایسا انتظام کر دیں جو تعلیم میں حارج ہو کسی میں شادی ہو جو محل پر خلاف مصلحت نہیں ہے لیکن جنابِ عظیم کسی اختیار اور تحصیل کے ایکبار ایسا قانون بنا لینا اخلاقی و تعلیمی جنون نہیں تو کیا ہے؟

(۲) سائمن کمیشن کی ہماں ہندوستان میں بنت پہلے جب پر ہندوستان پر بہت دورہ کیا اور پھر پھر کے گھر میں ہمیں علم بوا کس ہے کہ وہ ابھی آمدورفت کا کرایہ بھی نہ ہماں پر کھلا جہاں کمیشن جا چکی ہے وہاں پھر دوستی کر رہے آتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں اور پھر آئینگے تو زخم کر کے مسکرائے دیکھیے تو یہ کہ نہیں یقین کہ ہم آئینگے اور آتے رہیں گے مالی ہم کیا نہیں کہ اب ڈول بچھ رہا ایک کمیشن ہو

سلطین آتا ہے کا ادھر صاحب بہادر کی میم صاحب ہندوستان کی سیاحت کی شائق ہوئی شوہری کرتا نہیں وہاں کے فرائض کے ۔۔۔ پیارے ہنا ہے کہ یہاں سے پھر ایک کمیشن جو شتا جانے والا ہے تم بھی پھر ہو جاؤ اور ہیں اپنے ساتھ ہندوستان کی سیر کرا دو۔ دیکھو کیسا اچھا موقع ہے گورنمنٹ کی جیبی خرچ ہو گا سالہا ہم خوب سیر سپاٹا کرتے پھریں گے؛

اسے کہتے ہیں حماقی یا پھر کا جنون۔

(۳) آٹھ گھنٹے میں تین گورے جرمنی جوڑوں ریسم اور صاحب نے آٹھ ہزار روپیہ لا شرط پر امتحان طاقت پر سیری مقصود تھا۔ گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد دس منٹ توقف کرتے تھے پھر چار چار سیٹیاں کھینچے گئے تھے چھ گھنٹے میں صاحب بہادروں کے ہونٹوں کا شیرازہ بکھر گیا مگر غضب کے مضبوط دل کی میم صاحبہ تھے پائے تھے کہ نیل تک نہ پڑا وہ صنف نازک الجھو ماچالی۔

(۴) اتا لوی میں جب بہت بیدار آدمیوں نے فرط یادہ کے جاگنا شروع کیا کہ وہ کہیں تک جاگ سکتے ہیں اور کون یادہ ہو کے گرا جاتی ہیں سے ایک شخص مسٹر ہری نے یا تیموں سے ہری ہو لالی۔ ڈیڑھ سو گھنٹے تک مگر نہ جاگا شاید بیداری میں ۵۰۳ پیالیاں قہوے کی نوش جاں کیں آٹھ سو سگار تیس تیس کیے اس جنون کا نام ہے مالیخولیائے بیداری۔

(۵) مسٹر فرینڈ جرمنی کے گھنٹے میں حسرت کے



است محبت اے نظام عالم اے اصل حیوٰۃ (قول افلاطون الٰہی)

دعویٰ: کیوں صاحبو! میرا دعویٰ صحیح ہے۔ ہے کوئی تائید و تصدیق کرنے والا؟

صدقنا: بیشک لاریب .... آمنّا: در این چہ شک۔

دعویٰ: اب کوئی تیسرا بھی ہے؟ .... اے کوئی نہیں سے رسا ہوا خراب ہوا مبتلا ہوا کو کیا جانے کہ کچھ بھی سمجھ کر کیا ہوا۔

دل میں جو گھر کئے بیٹھی تھی وہ بہت گھسا تو سامنے سے ہو کر تنگ سنا ترنا چاہے۔ سو بکلی ہو گئے زمین علمان کا سر پھوڑا۔ پھر گھنٹے میں دس منٹ تک کچھ پھنسے تھے پھر کر تنگ کی کا نہ گئے تھے۔ ڈاکٹروں کے مقاصد کی رفتار پھر بھی رہے تھے کہ کہیں وہ اپنی گت دو بدل جائے جو شبانہ روز کے پیچ و پیچ کی آگ بجھی۔ بھیپھڑے پھول گئی۔ اس طرح کا ضبط ہے الفطرت آپہنچی۔

(۶) ہمارے سابق مہاراجہ اندور کو جنون عشاق تو پہلے ہی سے تھا اب ہمارے کئی الجھن میں مبتلا ہو گئے ہیں ایک آئرلینڈ کی چھوکری تھی جو نیم پری سے کم خیال کہ آدمی ہیں مشہور عشق بھی ہو اور کی کا قابل تغیر گر اخبار ہی کا فرق کے جیتے ہیں سے ڈرتے ہیں اب سے کوئی دیکھ نہ جو پوچھ جب آپ اور آپ کی ہونے والی دلہن ہو گئے وہ دو بین تو انھیں ہر تین کے ڈر سے ایسی چیپ چھپائی آدھی کہ سب شتاق تصویر کشی وفوٹوگرافر مشہور ہو گئے رہ گئے اور چوٹ کے بھوکا سے ہمیں کیکر کرسٹ سے نکل گیا۔ دوسرے خیال کیجے کہ بیاہ برائی کی خفت بھی ہو گی پھر اپنی اخباروں کی خفت بھی جیل میں ہو گی کیا سبب کہ مہاراجہ کی آتش محبت الجنس میل الی الجنس اخباروں میں گھس گئی اور وہاں جا کے ڈال دیئے۔

راویان خلافت آثار کا بیان ہے کہ مہاراجہ کا عشق اتنا پکا ہے اور برائی کا خون رو رہ گھات۔ خدا کرے الفی آتشیں لگے برسیں۔

(۷) معزول مہاراجہ نابھا کا معاملہ پہلے ہی چیستان ہے کہ لیکن نے گورنمنٹ کے ایسے میں جب سنا گیا کہ کوئی طریق کی تھی تو معزول مہاراجہ کی بیگمات ہیں ایک سبب وجہ معلوم ہوتی تھی گر ہم خدا جانے کیوں پہرش کی دہ دیر سے بیٹھ گئی اب تکتے ہیں کہ سہ

پھر بہار آئی وہی ہیں جنوں دل کانام ہوئے
پھر وہی طوق جنوں آتش کے ہے کامے ہوئے

قیاس کہتا ہے کہ تقدیر کر رہ ہوگا۔ کرو معاً اگر واجب ہے وزرنشت جیسی حسنی اور تحقیق نقل ما پوچھل مشہور و معروف ہے ہندوؤں میں خدا وام مانیائے لیکن [illegible] ہے۔

(۸) شاگردوں کی سرکشی اور استادوں کے ترک طلب دو مولوی کی کشاکش بعض اوقات بہت مہلک۔ کی اکثر بہ بہت نے دیوبند کی مشہور درسگاہ کو نر باد کی آواز بلند کی ، تو وہ میں ہو اس ماہ ادھم سے آدمی کی زنجیر ہوگئی بوری۔ اب ایک طرف اعتراضات ہیں دوسری طرف اعتراضات کی اصلاح کے لئے تعیر کی ہو جاتے ہو بس اس پر خاک ملی اور ہے ہند اے خبط اللہ مانند عمل کیجے۔

(۹) کیا غضب ہے کہ پہلے تو قدرت ایک عرصہ کو لڑکی کے جسم میں پیدا کرتی اور تم ہو قرین سے سنوار کے ایک دو ایک بچے اس کے کی زینت بناتی ہے پھر بیس بائیس برس کے بعد وفات ہو جاتی ہے عمر اور شاید بڑی جاتی ہو نزہ کسی شاعر نے اپنی بدقسمتی کا اظہار ان الفاظ کیا تھا پہلا مصرعہ یاد نہیں اور دوسرا مصرعہ ہے

سے شب اول ہو رہ دس فرگردہ

ہے ہو اتنی مصیبت کہ جب قت ہنگامہ فرو ہو کر شکم ہو اور کرنہ کی تمنائیں ہوں ول میں اچھی ہیں پیدا کرتی ہوں۔ جب کی جھنکار ناک جا کنگ کر کے داد کی پاسبانی میں ہوشیار ہے کا اداوہ ہی ہے۔ ارشاد صاحب بچھڑے ہوئے ہیں بزرگی سمت سمت کے پو چھیں پکار رہی ہو میں اسپتھ پھٹکا جو اور ول کے دریچے دیر پر بیٹھنگ اٹھائے ہو جانے جیسی گوری گنٹا گھر اور رہا ۔ اٹھے شمارہ ۔ شاعر نے اپنی دانست میں ایک ہی مکمل مصیبت کا ذکر کیا ہے ۔ حالانکہ گرچہ پہلے ہی پیرہ میں خفت کا سامنا ہوتا ہے کہ سستے پھرتے ہائے ستم تو یہ ہے کہ ضلع جہلم میں کسی صاحب کی بست سالہ بیاہی تھیں ہو خبر مرگ سے منکر ہو گئی۔ اب وہ مردانے کپڑے پہنے موکشی کرتی پھرتی ہے اور میاں ہے کہتی ہے کہ ہم مرد ہیں۔

کہ مٹے ہو ہوک ۔ ہے کچھ وصلہ ؟ میاں بچارے کر کے کڑے رہ جاتے ہیں ۔ ایں سست سودا سے ۔

دستِ حق برہ فطرت۔

الغرض دنیا اب رہانے لائق نہیں رہی جاتی ہے۔ خدا خیر کرے کچھ بھی نہیں کچھ بچھے سوگوار۔

وا قف

ضمون نفرین

وہ شعر تھا جس سے ہدہد کو پر نذر لیے

شیخ جی خدا۔ خدا جی شیخ

مسخری تاویلیں

ملی منٹ کی اپیل کو دی طرف پر چلی جاتی تھیں کہ ہاتھی نے ہاؤس مکہ یا لڑکوں نے کمالی جنگل کھیلیں ۔ بطفے کی ترجیں خود دی نے پسند دی کی ایمنٹ کی بولیں ۔ کہیں تمہارے ہوتے سوتے میں ذکر کرے ہمارا تھی ۔ اتفاق تھا کہ جیتی کہیں اور تاویل کا سرچشمہ مل گیا۔

ایک طفیلی صاحب ہیں جو کسی دعوت میں گھس پڑے دعوت عام نہ تھی خاص تھی میزبان کو غصہ آیا ۔ اور ہرا ہے کمال کی طرف بڑھا اور کرادا تم ہو اطفیلی صاحب کہنے لگے ۔ انشاء اللہ آج سات برس کے بعد کھانے کا لطف ملا خدا بخشے والدہ مرحومہ بھی بعینہ ایسا ہی کھانا کھلاتی تھیں۔ میں ایسا منکر تھا کہ پیٹ بھر گیا گر وہ کہتی تھیں کھا جلدی ۔ دہ ہے قسمت و سعادت میں حضور کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں کھانے سے انکار کروں تو مجھے آپ کی قسم ہے ۔

کچھ دنوں اُدھر ہمارے تاخانہ معانی کمیشن کی دعوت میں ایک میزبان نے پیام بھیجا کہ حضرت ! کدھر تشریف لاتے ہیں ۔ ہم آپ کی تعریف آدمی سے پیرا کمیشن کی طرف سے جواب ملا کہ عنایت کا شکریہ جناب کی کمیشن نوازی دلیل وفا ہے دیکھیں ہمارے صوبے کی کونسل اور لیجسلیٹو اسمبلی نے جو ہمارا کمیشن کے

تمباکو سے خور لی ۔ پتی ۔ دانہ ۔ قوام ۔ گولی ۔ کارخانہ حافظ سیتا محمد رفیع ۔ تاجر کرشہ و سرکہ حضرت ہاغ لکھنؤ سے طلب فرمائیے۔

ساتھ کیا ہے اسکی تبدیلی کیا ہوتی ہے۔ یہ جواب بمنزلہ اقرار شکست ہے کہ تم چاہے خفا ہو یا خوش کمیشن اپنا کام پورا کرے گا۔ پورٹ کا تیل اور کاٹ کھانے کا تیل اور لیبلیں جہاں سے واپس جائے گی حضرت بالا صاحب اپنا جیسے گال دکھاتے گا۔ اسمیں سلطنت نہیں کرنا اور دونوں طرح کے تیل میں سوا سوت پالیسی کی جینک دانتوں کے داغ نہیں دیکھ سکتی بنا بیٹھا ہے کا سرسری نشان ابھرا معلوم ہوگا۔ رگیا یا بیکاٹ کا داغ اسکے چھپانے کے لیے اور بھی ہوگی کہ دونوں مل عادت مجت میں کسی نے استدلال لگاتار کیا اور کوئی نہ عشق میں مجبور ہو کے چکت لگا بیٹھا لیکن اس قسم کے اوہات دشمنی کی دلیل نہیں۔ اصلی محبت اور پولیٹیکل محبت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اصلی محبت دوستوں کے تعلق کو مجبور کرتی ہے پولیٹیکل محبت ہمیشہ دشمنوں کے استرضا پر مائل رہتی ہے جو اسکو اپنا سمجھتا ہے اور جو عاشق ہے اسے خشک شکریہ پر ٹالتی ہے۔ معاملہ ہے حقوق و خیالات دانتوں کے داغ کا نصف ستارات کا مرہم لگانے لگے اپنے نہ ہوں گے عقل کا مقتضی یہ ہے کہ جناب سائمن اپنے مخاطبین کے اقوال پر ذرا دھیان فرمائیں۔ ہاتھیوں سے کہہ دیا تے دانت کے بہ شفقت اور اعلانات کے لطف دکھانے کی ضرورت نہیں بیکار ہیں۔

حکومت خود ہی بڑا مجاز ہے جو کر اسے اپنے سوویٹ گورنمنٹ پالیسی پر آمادہ ہے اور اوقات ہند میں اسکا برقی بیان فرما رہا ہے۔ مادری دلوں میں مبادا خود یا دشمن کر سکتا ہے۔ اختیارات کی توسیع سے سوویٹ اقتضائیت کو زائل ہوسکتا ہے تو آج ہندوستان جان بچا لیں ہمارا کام۔

ہم گئے اور تم رہے

تکیہ کلام اک ایک مصیبت ہے۔ ایک صاحب ہر جملہ کے ساتھ "آپ کے نشوں میں" کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ حضرت میری لڑکی بھاگ گئی آپ کے شہر میں بہت تلاش کیا آپ کے گھروں میں گرد جھکن ملی آپ کے گنبد میں بندہ نے بھی خوب ہی مار کھائے آپ کے شہر میں اس نے پیشاب کر دیا آپ کے گھر میں۔

حاجی جلول علیہ الرحمۃ کی بابت کہا کرتے تھے۔ ایک دوست صاحب مہرباں ہیں یہ کہنے کے عادی ہیں۔ ایک صاحب کو ہر جملہ میں "شخشک ملا" کا جوڑ لگانے کی لت ہے۔ بعض حضرات تکیہ کلام بہت فرماتی ہے اگر ہر جملہ کی دم سے ملن رہتا ہے۔ صاحب بندہ گزارش کرتا ہے شفقت و عنایت و دولت و حالات تکیہ اور بیچارہ اعتماد کیا کیا ہے؟

گر حضرت کیا بات ہے ہمارے جہاں بل رہا ہے کی انگلینڈ میں ان کا تکیہ کلام ہم اسکاٹ لینڈ میں کچھ آئرلینڈ میں کچھ اور چین میں کچھ اور۔ انڈیا عرب۔ عراق۔ مصر۔ غرض جہاں قدم رکھتے ہیں یا تکیہ کلام گزرتا ہے ہیں آج کل ہندوستان کے متعلق کوئی سنگ گیس میں چلا جاتا ہے تو ہر ایک کے گرد پر کنڈ لگا ہوا ہے۔ ہم ہندوستان سے گئے اور تم مرے۔ بعض سمجھتے ہیں کہ ہندوستانیوں کے سوا انگریزوں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ ہم چلے جس کا جواب یہاں دینا پڑے کہ ہم گئے اور تم مرے۔ مگر عادت کر کیا کیجیے۔ کانگریس اسکا جواب یہاں دیتی ہے کہ جب آپ نہ تھے تو ہم زندہ تھے آپ کے شہروں میں اور کیا نام کے صاحب مہربان میں سلت علا صاحب بندہ گزارش اگر شفقت و عنایت ہم بہت تھے آپ کے شہروں میں اب تک نہایت مصیبت ہے آپ کے شہروں میں جو سو آپ کے شہروں میں صنعت ہے آپ کے شہروں میں نہ حرفت ہے آپ کے تحفظ میں خالی لطائف شمائم آپ کے شہروں میں آپس کی ہوائی پروٹیکٹ آپ کے شہروں میں اسپیچ مصر ہے آپ یہ کہتے ہیں آپ کے شہروں میں کر یہ بنا بندہ اگر نہ ہو تو آپ کے شہروں میں کہ ہیر پھیر۔

دشمنوں سے کہہ کر بھی گئے آپ کے شہروں میں کہ مصر کا دشمن کوئی نہیں آپ کے ہاں کے شہروں میں اور ہندوستان سے۔ کہتے ہیں آپ کے شہر میں کہ ہم گئے اور تم رہے آپ کے گھروں میں۔ یہ کیا حسن تکیہ ہے آپ کے شہروں میں۔

المختصرات

اندور کے مہاراجہ کو ہی لاڈ کے عشق نے ہندوستان کا ہیرو بنا رکھا ہے کہ مہاراجہ کو ہندو لوٹ کرنے کے لیے اپنی ماں کی قربانی تک پہنچ گئی ہیں۔ ہندوستان کے لوگ پیش کر دیں گے ہم کہتے ہیں کہ کس طرح لیتے کہ پہلے عاشق کا آداب کا ز... گیا ہے

جب ہم دوست جیسے کا بیکار عشق کا سلام کیا تھا مصر اور ہندوستان میں تھی یہ روایات کا بھلا سکتا ہے عراق و جدہ کی کھنچ سکتے ہیں اور انگریزی لباس پہنے لیکن خلاصہ سادہ ہے یہی معلوم ہے۔ جب لباس سر پر بکس بیں اہل مصر کے لیے ہیں جیسی ٹوپی جیسی اور ہم کیسے کیسے فیل کی اسمبلی میں ہماری بیرسٹر کی اسمبلی کی خوبی ہے کہ جب ہو کر گئے تو کہا ہیں ہمارے سرکٹ پیٹ ان کا اور شو ہوا۔

پولیٹیکل عشق میں نباہ نہیں ہوتی۔ جتا ہو نہ بچے۔ دیوشش ہیڈ سرکار اقبال اور سرشفیع لیلی کیفیت ہر طرح ہے پھر بھی دونوں میں نباہ نہیں ہے۔ ان ہی کی بدولت دو شخصیتوں کا خیال جس میں ہر کس گئے ۔۔۔ انقلاب کا ولی پکی ہو رہی ہے کہ آج تو آج ہے۔ بعالموں زیادہ انقلاب کا ہے

بانہ رہ گئے افسوس
پیدا ہوئے کر انقلاب تھا

سنتے ہیں کہ ماہ میں ایک ہر تھے والا ہے اللہ کرے ساتھ اگر ترقی انقلابوں سے محفوظ رہے۔ آج کل باہمی منافرت کی بجلیاں پنجاب میں بہت چمک رہی ہیں اثنا عشری جبتری رشتہ جیسی ہوائی میں اور ساتھ ہی حال انسان روشنی مستند ۔۔۔ سیاسیات و اختیارات ہوا ہوا ہو کر مگر رہے

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

طلائے مقوی جنسی

اکسیر اور لاجواب مشہور ہے … [illegible] … قیمت فی بکس … ۴۰ خوراک …

بارود عنبری دو آتشہ خاص الخاص

[illegible] … نیز بیماری سے ضعف … قوت مردمی کو بڑھانے والا اور ممسک ہے … رنگت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی تولہ پانچ روپیہ (صہ)

تین تولہ کے خریدار کو ایک گلاس مفت

طلاء سیمی

اعصاب کی تقویت میں … [illegible] … بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی

آٹھ روپیہ (مے)

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible] … قیمت فی بکس ۴۰ خوراک مع محصولڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے | منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ | فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible] … تین شیشی کے خریدار کو محصول معاف

حکیم سید … نواب بیت الشفاء گیا (بہار)

سچا ہمدم و دلی دوست

جب آپ کی طبیعت ناساز … [illegible] … قیمت فی …

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاوار

ایجنٹ امر چند اینڈ کو چوک لکھنؤ

پری مہک تیل

[illegible] … فی شیشی قیمت … محصول ذمہ خریدار …

مختار احمد بیٹری مرچنٹ موجد …

پری مہک تیل … [illegible] … محصول ذمہ خریدار

مجلدات اودھ پنچ ۲۷ - ۱۹۲۶ء

[illegible] … قیمت فی جلد … مع محصول۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو … [illegible]

درد کیسری … [illegible] … قیمت …

بال سدھا … [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب | بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ امر چند لکھنؤ

… [illegible] … لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شاعری جزو لیست اڈیٹری

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معدن الموسیقی

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

شرائط ایجنسی

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا

منظوم سفر نامہ عراق

[illegible]

قیمت فی جلد

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگون کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ شرگلے سے ادا کرنے پر قادر نہین تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو اور ایک ستار یا ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مفید اور ضروری سامان آپکو اس کتاب مین ملیگا - فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا م لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے - حصہ دوم نہایت مقبول ہوا - تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز یہی مجموعہ ہے - قیمت پانچ روپیہ -

حصہ اول کی للعہ فی جلد - محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار -

المشتہر - منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف جیوتی کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے - صفحہ ۱۰ و ۱۱ کے درمیان لیٹنی پر اشتہار ملاحظہ ہو -